بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

3159

سورہ المزّمّل

يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ○ ١ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ○ ٢ نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ○ ٣
اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ○ ٤ اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ○ ٥
اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا ○ ٦ اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ
سَبْحًا طَوِيْلًا ○ ٧ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ○ ٨ رَبُّ الْمَشْرِقِ
وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ○ ٩ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ
وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ○ ١٠ وَذَرْنِيْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ اُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ
قَلِيْلًا ○ ١١ اِنَّ لَدَيْنَآ اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا ○ ١٢ وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِيْمًا ○ ١٣
يَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا ○ ١٤ اِنَّآ اَرْسَلْنَآ
اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا ۙ شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ○ ١٥

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورہ مزمل مکیہ ہے اس میں بیس ٢٠ آیات اور دو رکوع ہیں

اے چادر اوڑھنے والے ○ ١ رات کو اٹھا کیجیے (تمام رات) بلکہ کم ○ ٢ آدھی رات یا اس سے کچھ
کم کر لیا کیجیے ○ ٣ یا اس سے کچھ زیادہ بڑھا دیا کیجیے اور قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو ○ ٤
ہم عنقریب آپ پر ایک بھاری بات کا بوجھ ڈالنے والے ہیں ○ ٥ بیشک رات کو اٹھنا نفس کو خوب
زیر کرتا ہے اور بات کرنے (دعا) میں بھی مناسب تر ہے ○ ٦ بیشک دن میں آپ کے لئے بڑے مشغلے رہتے ہیں
○ ٧ اور اپنے رب کا نام لیا کیجیے اور سب سے الگ ہو کر اسی کی طرف آ رہیے ○ ٨ وہ مشرق و مغرب کا مالک
ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں پھر اسی کو کارساز بنا رکھیے ○ ٩ اور ان کی باتوں پر صبر کیجیے اور ان
کو بھلائی سے چھوڑ دو ○ ١٠ اور مجھ کو اور جھٹلانے والوں دولتمندوں کو (اپنی حالت پر) چھوڑ دو اور ان کو تھوڑی
مہلت دو ○ ١١ کیونکہ ہمارے پاس بیڑیاں اور جہنم ○ ١٢ اور گلے میں پھنسنے والا کھانا اور سخت عذاب ہے
○ ١٣ جس دن کہ زمین اور پہاڑ لرزیں گے اور پہاڑ بھربھری ریت کا ٹیلہ ہو جائیں گے ○ ١٤ ہم نے تمہاری طرف تم پر
گواہی دینے والا ایک رسول اسی طرح بھیجا ہے کہ جس طرح فرعون کی طرف ایک رسول بھیجا تھا ○ ١٥

3160

۱۔ "اے جھرمٹ مارنے والے" یعنی اپنے کپڑوں سے لپٹنے والے۔ اس کے شانِ نزول کے بارے میں بعض
مفسرین نے کہا کہ ابتداء زمانۂ وحی میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خوف سے اپنے کپڑوں میں لپٹ جاتے تھے
ایسی حالت میں آپ کو حضرت جبرئیل نے "یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ" کہہ کر ندا دی۔ ایک قول یہ ہے کہ حضور انور چادر شریف
میں لپٹے ہوئے آرام فرما رہے تھے اس حالت میں آپ کو ندا کی گئی۔ بہرحال یہ ندا بتاتی ہے کہ محبوب کی ہر ادا
پیاری ہے اور یہ بھی کہا گیا کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ ردائے نبوت و چادرِ رسالت کے حامل و لائق۔

۲۔ "رات میں قیام فرما" نماز اور عبادت کے ساتھ "سوا کچھ رات کے" یعنی تھوڑا حصہ آرام کر کے ہر
باقی شب عبادت میں گزارئیے اب وہ باقی کتنی ہو آگے اس کی تفصیل ارشاد فرمائی جاتی ہے

۳۔ "آدھی رات یا اس سے کچھ کم کرو"

۴۔ "یا اس پر کچھ بڑھاؤ" مراد یہ ہے کہ آپ کو اختیار دیا گیا ہے کہ خواہ قیام نصف شب سے کم ہو
یا نصف شب یا اس سے زیادہ ہو (بیضاوی) مراد اس قیام سے تہجد ہے جو ابتدائے اسلام میں واجب
و بقولے فرض تھا۔ نبی اقدس اور آپ کے اصحاب شب کو قیام فرماتے اور لوگ نہ جانتے تھے کہ تہائی رات
یا آدھی رات یا دو تہائی رات کب ہوئی تو وہ تمام شب قیام میں رہتے صبح تک نمازیں پڑھتے اس اندیشہ
سے کہ قیام قدرِ واجب سے کم نہ ہو جائے یہاں تک کہ ان کے پاؤں سوج جاتے تھے پھر یہ حکم ایک سال
کے بعد منسوخ ہو گیا اور اس کا ناسخ بھی اسی سورت میں "اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو" رعایت
وقوف اور ادائے مخارج کے ساتھ تا بہ امکان صحیح ادا کرنا نماز میں فرض ہے۔

۵۔ "بیشک عنقریب ہم تم پر ایک بھاری بات ڈالیں گے" یعنی نہایت جلیل و باعظمت۔ مراد اس سے
قرآن مجید ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ معنی یہ ہیں کہ ہم آپ پر قرآن نازل فرمائیں گے جس میں اوامر و نواہی
اور تکالیف شاقہ ہیں جو مکلفین پر بھاری ہوں گے۔ (کنز الایمان)

۶۔ "بلاشبہ رات کا قیام (نفس)"
رات کو خوابِ راحت سے بیدار ہونا، وضو کرنا، نماز پڑھنا، ذکر اذکار کرنا نفس کے لئے بہت گراں ہے۔
اس لئے جو شخص شب بیداری اور سحر خیزی کو اپنی عادت بنا لیتا ہے وہ گویا نفسِ سرکش کی سرکوبی کر رہا ہے
اس لئے نفس کے غرور کو کچلنے کے لئے اور اس کی سرکشی کو ختم کرنے کے لئے شب بیداری ایک اکسیر نسخہ ہے

۷۔ دن میں یعنی فرصت کم ملتی ہے۔ رات کی خاموشی ذکر الٰہی اور قراءت قرآن کے لئے بہت موزوں ہے۔ ان آیات میں

نماز تہجد کی ترغیب دی جا رہی ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کئی مختلف دلنشیں ارشادات سے اپنے ماننے والوں کو سحر کے وقت اٹھ کر سربسجدہ ہونے کی تلقین فرمائی ہے۔

۸۔ رات کو قیام کیا کرو اور ذکر الٰہی رات دن، صبح و شام کیا کرو۔ دل کا ذکر ہی حقیقی ذکر ہے! ذکر کا معنی ہے غفلت کو دور بھگانا اور یہ اسی وقت ہوتا ہے جبکہ دل ذاکر ہو ✱ ہر طرف سے تعلق توڑ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہو جا اور اپنے نفس کو ماسوا کے خیال سے پاک کر دے اور ہر وقت اللہ تعالیٰ کے مراقبہ میں مستغرق ہو جا ✱ یہ مطلب ہرگز نہیں کہ انسان دنیا سے قطع تعلق کر لے نہ گھر بار سے سروکار نہ اہل و عیال کا خیال۔ بلکہ مقصد یہ ہے کہ دل میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی طلب نہ رہے ✱ انسانی طاقت کے مطابق کثرت سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا ایسا ذکر انسان کو تبتل کی منزل تک پہنچانے کا وسیلہ بن جاتا ہے

۹۔ ہر چیز اللہ کے قبضہ قدرت میں ہے وہی معبود برحق ہے مشرق و مغرب کا مالک ہے۔ اسی کو اپنا کارساز بنا کر اپنے سارے تمام احوال اور ضروریات اسی کے حوالے کر دو اور یقین رکھو کہ وہ کارسازی فرمائے گا۔

۱۰۔ "اللہ تعالیٰ اپنے محبوب سے فرماتا ہے" اے محبوب! یہ جو کچھ بکتے ہیں انہیں بکنے دو اور ان کی طرف سے روئے انور پھیر لو۔ آپ نے اپنے سب کام میرے سپرد کر دیے ہیں اب آپ کو فکر کی ضرورت نہیں میں خود ان سے نپٹ لوں گا۔ ان سے الجھنا، دوبدو ہونا، انتقام لینا آپ کو زیب نہیں دیتا۔

۱۱۔ اے محبوب! آپ نے مجھ پر توکل کر لیا اور مجھے اپنا کارساز بنا لیا۔ اب آپ کو فکر کی ضرورت نہیں چنانچہ اس آیت کے نزول کے بعد بہت جلد یہ اولی النعمة میدان بدر میں ذلیل و رسوا کر کے قتل کر دیے گئے

(ضیاء القرآن)

۱۲۔ "ہمارے پاس ان کے لیے بھاری بیڑیاں اور بھڑکتی آگ ہے" نکل بھاری بیڑی کو کہتے ہیں انکال سے مراد آگ کی بیڑیاں ہیں۔

۱۳۔ "اور غذا جو گلے میں پھنس جانے والی ہے اور دردناک عذاب" وہ گلے میں اٹک جائے گا نہ نیچے اترے گا نہ باہر نکلے گا۔ (طعاما ذا غصة) اس سے مراد زقوم کا درخت ہے۔ (تفسیر مظہری)

۱۴۔ اب ان سب چیزوں کا وقت بیان فرماتا ہے کہ جب روز زمین اور پہاڑ ہلنے لگیں گے۔

اور بہا ہوا ریت رواں ہو جائیگا۔ مہیل اس چیز کو کہتے ہیں کہ جس کے نیچے کا حصہ اگر اٹھایا جائے تو اوپر کا حصہ گر جائے جیسے ریت

۱۵- ہم نے تمہارے پاس (رحمۃ للعالمین خاتم النبیین) محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیجا ہے جو تم پر تبلیغِ رسالت کی گواہی دیں گے جیسا کہ ہم نے فرعون کے پاس حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھیجا تھا۔

(تفسیر ابن عباسؓ)

لغوی اشارے ۞ الْمُزَّمِّلُ : کپڑے میں لپٹنے والا ۞ قُمْ : کھڑا ہو جا ۞ نَقُصُّ : ہم قصہ بیان کرتے ہیں ۞ انْقُصْ : تو کم کر ۞ رَتِّلْ : کھول کھول کر پڑھ ۞ تَرْتِيلًا : الفاظ کا منہ سے درستگی کے ساتھ بسہولت ادا کرنا، آہستہ آہستہ واضح اور صاف طور پر پڑھنا ۞ نُلْقِي : ہم ڈالے رہتے ہیں ۞ ثَقِيلًا : گراں، بھاری ۞ نَاشِئَةَ : رات کو خواب سے بیدار ہو کر اٹھ کھڑا ہونا ۞ قِيلًا : کلام، بات ۞ تَبْتِيلًا : سب سے الگ ہو کر اللہ تعالیٰ کی طرف عبادت اور نیت میں خلوص پیدا کرنا ۞ وَكِيلًا : کارساز، ذمہ دار، مددگار ۞ مَهِّلْ : مہلت دے ۞ أَنْكَالًا : بیڑیاں، قید ۞ جَحِيمًا : دوزخ ۞ غُصَّةٍ : حلق میں کسی چیز کا پھنسنا ۞ تَرْجُفُ : وہ کانپے ۞ مَهِيلًا : ریت رواں، ریگ سیال ۞ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ۞ حدیث شریف: قاری قرآن سے (بروز قیامت) کہا جائے گا پڑھتا جا اور چڑھتا جا ۞ جو شے حال اور فائدہ ہو وہ ظاہر کے خلاف ہے ۞ قاری کو چاہیے کہ ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کرے ۞ تجوید کی تین قسمیں ہیں۔ ترتیل، حدر، تدویر ۞ تلاوت کرنے والے کو ایک ثواب اور سننے والے کو دو ثواب ہیں ۞ مستحب ہے کہ قرآن سننا طریقۂ سلف صالحین ہے ۞ قیام اللیل افضل العبادات اور مشقت کا عمل بھی ہے ۞ اوراد و وظائف کی قضا کریں ۞

فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِيْلًا ○ ١٦ فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ
كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا ○ ١٧ السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ ؕ كَانَ وَعْدُهٗ
مَفْعُوْلًا ○ ١٨ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ○ ع ١٩ اِنَّ رَبَّكَ
يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ
مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ؕ وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ
فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ
مَّرْضٰى ۙ وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِى الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَاٰخَرُوْنَ
يُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ
وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ
هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ؕ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ ع ٢٠

سو فرعون نے پیغمبر کا کہا نہ مانا تو ہم نے اسے بڑے وبال میں پکڑ لیا ○ ١٦ اگر تم بھی نہ مانو گے تو
اس دن سے کیونکر بچو گے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا ○ ١٧ جس سے آسمان پھٹ جائے گا
یہ اس کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا ○ ١٨ یہ تو نصیحت ہے سو جو چاہے اپنے پروردگار تک راستہ
اختیار کر لے ○ ١٩ تمہارا پروردگار خوب جانتا ہے کہ تم اور تمہارے ساتھ کے لوگ دو تہائی رات
کے قریب اور آدھی رات اور تہائی رات قیام کرتے ہیں اور اللہ تو رات اور دن کا اندازہ
رکھتا ہے اس نے معلوم کر لیا کہ تم اس کو نباہ نہ سکو گے تو اس نے تم پر مہربانی کی پس جتنا
آسانی سے ہو سکے قرآن پڑھ لیا کرو۔ اس نے جانا کہ تم میں سے بعض بیمار بھی ہوتے ہیں اور
بعض اللہ کے فضل کی تلاش میں ملک میں سفر کرتے ہیں اور بعض اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں تو جتنا آسانی سے
ہو سکے اتنا پڑھ لیا کرو اور نماز پڑھتے رہو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو اور اللہ کو نیک قرض
دیتے رہو۔ اور جو نیک عمل تم اپنے آگے بھیجو گے اس کو اللہ کے ہاں بہتر اور صلے میں بزرگ تر پاؤ گے
اور اللہ سے بخشش مانگتے رہو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ ٢٠

(پارہ ۲۹/ سورہ ۷۳/ ۲۰۱۵ * ث ب ج)

۱۶- فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نافرمانی کی تو ہم نے اسے سختی سے پکڑ لیا۔ اس سے "طعام وبیل" ہے یعنی بھاری غیر ہضم کھانا جو ہضم نہ ہوتا ہو۔ اس سے وابل کا لفظ ہے جس کا معنی شدید بارش ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے سمندر میں غرق کیا پھر اسے جہنم میں داخل کر دیا۔ اگر تم نے رسول کی نافرمانی کی تو تمہارے ساتھ بھی یہی سلوک کرے گا۔

۱۷- اے اہل مکہ اگر تم نے رسول کی نافرمانی کی تو اس دن کے عذاب سے کیسے بچو گے جو دن ہولناکی کی شدت اور اپنی طوالت کی وجہ سے بچوں کو بوڑھا کر دے گا۔ یہ کلام بطور فرض یا بطور تمثیل ہے اصل یہ ہے کہ غم قوتوں کو کمزور کر دیتے ہیں اور جلد بڑھاپا لاتے ہیں۔

۱۸- آسمان اپنی عظمت اور مضبوطی کے باوجود پھٹ جائے گا۔ اس دن کی شدت کی وجہ سے آسمان بھی پھٹ جائے گا تو دوسری چیزوں کی کیا حیثیت ہے

۱۹- یہ آیات جنہیں ہم تم پر القا کرتے ہیں یہ بندوں کو مبدأ اور معاد کو یاد دلاتی ہیں اور اس راستہ کی وضاحت کرتی ہیں جو اللہ تعالیٰ تک پہنچانے والا ہے۔ جو نصیحت حاصل کرنا چاہے اور اپنے رب تک پہنچنا چاہے وہ اس راستہ کو اپنا لے۔ اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا کوئی اور ذریعہ نہیں صرف یہی (قرآن) تذکرہ واسطہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہمارے نفوس سے بھی زیادہ قریب ہے ہمارے اور اس کے درمیان کوئی اور حجاب نہیں صرف ہماری غفلت اور اس کی عظمت و کبریائی کا حجاب ہے۔ ان حجابات کو یاد دلانے اور نصیحت کے ذریعہ دور کیا جا سکتا ہے کیونکہ یاد غفلت کو زائل کرتی ہے اور معیت کی وجہ سے محبت کو واجب کرتا ہے۔ (تفسیر مظہری)

۲۰- "قُمِ اللَّیل" کا حکم نازل ہوا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نصف شب یا اس سے تھوڑا کم یا تھوڑا زیادہ تک نماز تہجد ادا کرنا اور اسی میں قرآن پاک کی تلاوت کرنا فرض ہو گیا۔ مسلمان بھی اپنے ہادی کے اپنے مالک کی عبادت میں مصروف و مشغول رہتے تھے۔ کیونکہ نصف رات کا وہ صحیح اندازہ نہیں لگا سکتے تھے اس لئے بسا اوقات دو تہائی رات نماز پڑھتے پڑھتے گزر جاتی یہاں تک کہ ان کے پاؤں سوج گئے اللہ تعالیٰ نے لطف و کرم سے اس حکم میں تخفیف کر دی کہ اب نصف رات جاگنے کی پابندی نہیں جتنا تم

آسانی سے جاگ سکتے ہو اور جتنا قرآن کریم آسانی سے پڑھ سکتے ہو اتنا کافی ہے ✭ یہ آیت پہلے حکم کے بارہ ماہ
بعد نازل ہوئی یہی قول صحیح معلوم ہوتا ہے ✭ یہاں بیماری سفر وغیرہ ان عوارض کا ذکر ہوا ہے جن کے باعث
نصف رات تک جاگنا از حد مشکل ہو جاتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے تم پر آسانی اور تخفیف کر دی ہے
ہمیشہ گھر میں بیٹھے رہنا
✭ تخفیف کی علت یہ ہے کہ مرض، رزق حلال کی تلاش اور حصول علم کی میدان جہاد وغیرہ میں ہونا بحر حال
مشکل ہے اس لئے نصف رات جاگنے کی پابندی ختم کر دی گئی جتنا آسانی سے جاگ سکو کافی ہے ✭ "پڑھ لیا
کرو قرآن سے جتنا آسان ہو"۔ اس مقدار کا تعین ہر شخص کے حالات پر ہے۔ پچاس یا سو آیات ✭
قرض حسن کا مطلب ہے کہ پاک مال سے صرف اللہ کی رضا کے لئے خرچ کرنا ✭ حضرت عمرؓ نے حلوا منگایا
ایک مسکین آیا آپ نے وہ اسے دے دیا۔ کسی نے عرض کی امیرالمومنین اس لذیذ حلوے کی قدر یہ مسکین کیا
سمجھ سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا "مسکین کا رب تو جانتا ہے کہ یہ کیا ہے" ✭ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
نے فرمایا "تم سب کو اپنے مال سے وارث کا مال زیادہ محبوب ہے۔ صحابہ نے عرض کیا۔ یہ کیسے؟
فرمایا" تمہارا مال تو وہ ہے جو تم اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کر کے اپنے سے پہلے بھیج رہے ہو اور وارث
کا مال وہ ہے جو تم اپنے پاس رکھتے ہو۔ ✭ اپنے اعمال صالحہ اور نیکیوں پر بھروسہ مت کرو تمہارے
اعمال کتنے ہی اچھے کیوں نہ ہوں نقص اور عیب سے خالی نہیں اور خالی ہوں تو بھی بارگاہ الٰہی
کی عظمتوں اور رفعتوں کے شایان شان نہیں اس لئے تمہاری نگاہ ہمیشہ اپنی کوتاہیوں اور قصوروں
پر رہنی چاہئے اور ہر وقت مغفرت طلب کرنے میں کوشاں رہنا چاہئے اپنی نجات اور بخشش
کی امید فقط اللہ کی رحمت اور مغفرت پر ہونی چاہئے بے شک وہ بہت مغفرت اور رحمت
فرمانے والا ہے۔ (ضیاء القرآن)

لغوی اشارے ⊘ عَصٰی : اس نے حکم ٹالا، نافرمانی کی ⊘ وَبِیْلًا : سخت، ناخوشگوار ⊘
وِلْدَانِ : بچے، لڑکے لڑکیاں ⊘ شِیْبًا : بوڑھے ⊘ مُنْفَطِرٌ : پھٹ جانے والا ⊘
مَفْعُوْلًا : پورا ہو کر رہتا ⊘ اَدْنٰی : زیادہ نزدیک، زیادہ کم ⊘ تُحْصُوْہُ : تم اس کا احاطہ کرو
تفہیمی خلاصہ ⊘ فرعون کے لوگوں میں ہر ایک سامری کے مزاج کا تھا ⊘ رات کی نفل نماز دن کی نفل نماز سے افضل
⊘ جو خود پر اور اہل و عیال پر خرچ کرتا ہے وہ اس کے لئے صدقہ ہے ⊘ حدیث شریف: جب انسان مرتا ہے تو فرشتے
کہتے ہیں کیا آگے بھیجا اور لوگ کہتے ہیں کیا چھوڑا ⊘ طلب مغفرت انکسار سے صحیح ہے تو بے شک کامل دو دو کے خالی ہو کر ما